© rasailojaraid.com

علی محمود طٰہٰ کی شعری تخلیقات

ابوسفیان اصلاحی۔ علیگڑھ

قسط ۴

قصائد المآسیات

ان میں اس کے وہ قصائد شامل ہیں جن کا تعلق مراثی سے ہے۔ یا کسی کی یاد میں کہے گئے ہیں۔ یا یا کسی کی شان سے متعلق ہیں۔ حافظ اور شوقی پر کہے گئے مراثی کا شمار اس زمرے میں ہے۔ انکے علاوہ "دونوں مصری بہادر" حجاج "اور" رودس" کی تعریفیں اس میں شامل ہیں۔ شاعرم۔ ع الهشری، عدلی یکن، محمد توفیق نسیم، شکیب ارسلان، امین عثمان، جبرئیل اور سعد زغلول کی شخصیات پر اس نے جو کچھ اظہار خیال کیا وہ بھی انہیں قصائد میں شامل ہیں۔ ان میں سے کچھ قصائد عربوں کی شان میں کہے گئے ہیں۔ مثلاً شاہ عبدالعزیز آل سعود، مجاہد فوزی القاوقجی اور فلسطین کے مفتی اعظم امین الحسینی پر کہے گئے قصائد۔

اس کے بیشتر قصائد انسانیت و قومیت پر مبنی ہیں۔ ان قصائد کو اسالیب اور فنی نقطہ نظر سے اگر دیکھا جائے تو شاعری کے معیار پر پورے نہیں اترتے۔ ان میں کچھ قصائد مثلاً ماساۃ اور" رجل" میں اچھی تصویر کشی اور فطری جذبات کی ترجمانی کی گئی ہے۔ لیکن بعض قصائد مثلاً حافظ ابراہیم پر کہے گئے مرثیہ ملیس تصنع ہے اور ایسے ہی بعض میں تقلید کا رنگ نمایاں ہے، مثلاً مجاہد العربی القاوقجی کی شان میں جو قصیدہ ہے اس میں تقلید کا رنگ موجود ہے۔ وہ ان کے استقبال میں کہتا ہے۔ (۱)

وقیل دنا وحوم فاشرأبّت　　　صفاف النیل تستهدی حیامه
وعانقة الصباح علی رباها　　　غضیض الطرف ینقض منامه
وملائکة علی سیناء برق　　　بعین الملهمین ونافشانة (۲)

---

(۱) محاضرات فی شعر علی محمود طه ص: ۱۲۸-۱۲۹-

(۲) شرق وغرب ص ۱۲۲ بحوالہ محاضرات فی شعر علی محمود طه ص ۱۲۸-۱۲۹-

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۳۷ے الجامع لمفردات الادویہ والاغذیہ ۱/۸۶ (اردو ترجمہ)

۳۸ے ایضاً ۱/۲۴۳۔

۳۹ے ایضاً ۱/۷۔

۴۰ے ایضاً ۲/۱۵۸۔

۴۱ے ایک رو ئیدگی۔ جو عام طور سے بانسوں کے جنگلات اور پانی کے کنارے پیدا ہوتی ہے۔ آذربائیجان میں بکثرت پائی جاتی ہے۔

۴۲ے الجامع لمفردات الادویہ والاغذیہ ۱/۴۳۲ (اردو ترجمہ)

۴۳ے جنوبی جزائر کا ایک پہاڑی علاقہ۔

۴۴ے الجامع لمفردات الادویہ والاغذیہ ۲/۱۷ (اردو ترجمہ)

۴۵ے ایضاً ۲/۲۶۸

۴۶ے الاحاطہ فی اخبار غرناطہ ۱/۹۵

۴۷ے ایضاً ۱/۹۴۔۹۳۔

۴۸ے (مقالہ) طب اسلامی اور جدید سائنس۔ آیات ساشاعتی صفحہ ۱۰۱ جلد ۲ شمارہ ۲ علی گڑھ ۱۹۹۱ء

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

علی محمود طٰہٰ اور ان کی منظومات

ابو سفیان اصلاحی ۔ علی گڑھ

قسط ۔ ۴

قصائد المناسبات

ان میں اس کے وہ قصائد شامل ہیں جن کا تعلق مراثی سے ہے۔ یا کسی کی یاد میں کہے گئے ہیں۔ یا یا کسی کی شان سے متعلق ہیں۔ حافظ اور شوقی پر کہے گئے مراثی کا شمار اسی زمرے میں ہے۔ انکے علاوہ دونوں لامصری بہادر" مجاج" اور "روس" کی تعریفیں اس میں شامل ہیں۔ شاعر ۔ ع الہشری، علی یکہنہ محمد توفیق نسیم، شکیب ارسلان، امین عثمان، جبرئیل اور سعد زغلول کی شخصیات پر اس نے جو کچھ اظہار خیال کیا وہ بھی انہیں قصائد میں شامل ہیں۔ ان میں سے کچھ قصائد عربوں کی شان میں کہے گئے ہیں۔ مثلاً شاہ عبدالعزیز آل سعود، مجاہد فوزی القاوقجی اور فلسطین کے مفتی اعظم امین الحسینی پر کہے گئے قصائد۔

اس کے بیشتر قصائد انسانیت و قومیت پر مبنی ہیں۔ ان قصائد کو اسالیب اور فنی نقطہ نظر سے اگر دیکھا جائے تو شاعری کے معیار پہ پورے نہیں اترتے۔ ان میں کچھ قصائد مثلاً مأساۃ اور" رجل" میں اچھی تصویر کشی اور فطری جذبات کی ترجمانی کی گئی ہے۔ لیکن بعض قصائد مثلاً حافظ ابراہیم پر کہے گئے مرثیہ میں تصنع ہے اور ایسے ہی بعض میں تقلید کا رنگ نمایاں ہے، مثلاً مجاہد العربی القاوقجی کی شان میں جو قصیدہ ہے اس میں تقلید کا رنگ موجود ہے۔ وہ ان کے استقبال میں کہتا ہے۔ (۱)

وقيل دنا وحوم فانشرابت ۔۔۔ صناف النيل تستهدى حيامه

وعانقة الصباح على رباها ۔۔۔ غضيض الطرف ينقض منامه

ورا كبه على سيناء برق ۔۔۔ بعين الملهمين ونافشا فقة (۲)

---

(۱) محاضرات فی شعر علی محمود طٰہٰ ص: ۱۲۸ - ۱۲۹ -

(۲) شرق و غرب ص ۱۲۲ بحوالہ محاضرات فی شعر علی محمود طٰہٰ ص: ۱۲۸ - ۱۲۹ -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

علی محمود طٰہٰ کا اسلوب

علی محمود طٰہٰ کی شاعری کا موازنہ ابوشادی، شکری اور ناجی کی شاعری سے نہیں کیا جاسکتا۔ علی محمود طٰہٰ کا مطالعہ ان لوگوں کے مقابلے میں کم تھا۔

مغربی ادب سے اس کی واقفیت تھوڑی تھی۔(۱) یہی وجہ ہے کہ مصری حیات اور جدید تقاضے اس کے یہاں بہت کم ملتے ہیں۔ ابوشادی اور شکری کا نے جدید شاعری کے میدان میں اپنی اہمیت کو تسلیم کرالیا اور ان کا اپنا ایک اسلوب ہے۔ علی محمود طٰہٰ کے یہاں کوئی چیز ایسی نہیں ملتی کہ جس کی وجہ سے اس کی انفرادیت قائم ہوسکے۔ پھر بھی اس نے ایک حد تک اسلوب میں منفرد ہونے کی کوشش کی ہے۔ نازک الملائکہ نے اس کے اسلوب کو ان عناوین کے تحت تقسیم کیا ہے۔

(۱) علی محمود طٰہٰ کی شاعری میں بے پناہ موسیقیت اور نغمگی ہے۔ یہاں اس کا مقلدانہ رویہ نمایاں ہے۔ روایتی شعراء کا رنگ اس کے یہاں واضح ہے۔ (۲) الصورة الشعریہ (۳) اللفظیۃ العیۃ

(۴) الرمز (۵) الضوء واللون (۲)

الفاظ کے مناسب استعمال کی وجہ سے اس کی شاعری میں بڑی لطیف غنائیت پیدا ہوگئی ہے۔ عربی شاعری بالخصوص جاہلی شاعری میں جو ایک ملامت کا رجحان چلا آرہا تھا اس سے اس نے انحراف کیا۔ فکری اور فنی قصائد میں اس نے ایک طریقہ اپنایا۔ اس نے رقت اور موسیقی پیدا کرنے والی بحروں کو استعمال کیا۔ شراب کی عظمت کو بیان کرتے وقت اس نے ایک قافیہ کی پابندی کو توڑ دیا۔ بیشتر قصائد میں عورتوں کی عظمت و فوقیت کو بیان کیا اس نے بتایا کہ عورت ایک حسین آواز، فنکار اور لذت کو عام کرنے والی ہے۔ اس نے خاص عورت کو یہاں متعین نہیں کیا۔ اس نے فطرت کی عظمت پر روشنی ڈالی اور نہایت خشوع کے ساتھ اس کے سامنے جھک گیا۔ یونانی قصوں کا بھی اس کی شاعری میں ذکر ہے۔ خاص کر اس کے دیوان "ارواح واشباح" میں۔ یہاں اس کی فکر میں سطحیت اور افق شاعری

---

(۱) تاریخ الادب العربي في العصر الحاضر ص: ۲۷۲۔

(۲) محاضرات في شعر علي محمود طه ص: ۱۴۱

© rasailojaraid.com